صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 04 دسمبر 2015ء بمطابق 21 صفر 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

یَسۡـَٔلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ اللّٰہِ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوۡنُ قَرِیۡبًاO اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الۡکٰفِرِیۡنَ وَاَعَدَّ لَہُمۡ سَعِیۡرًاO خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا لَا یَجِدُوۡنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًاO یَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡہُہُمۡ فِی النَّارِ یَقُوۡلُوۡنَ یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰہَ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَاO وَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَاO رَبَّنَاۤ اٰتِہِمۡ ضِعۡفَیۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡہُمۡ لَعۡنًا کَبِیۡرًا۔

(ترجمہ): لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔ بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میڈم!

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میڈیا جو کہ چار پانچ دنوں سے یا کچھ عرصہ سے ناراض تھا، آج میں ان کو خوش آمدید کہتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ میڈیا جو ہمارے لئے ایک بہت بڑا ایک ستون ہے جو ہماری آواز کو لوگوں تک پہنچاتا ہے تو اسمبلی کے لوگوں کا، سیاستدانوں کا اور میڈیا کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ نہ تو میڈیا کو اور نہ سیاستدانوں کو آپس میں ناراض ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ چاہیئے تو یہ کہ ہمارے بھائی چارے کا جو ایک رشتہ ہے اور جو ایک اچھا رشتہ ہے، اس کو ہم Continue کریں اور اگر کسی سے کوئی بھی بات ہو جاتی ہے جس سے کہ اگر ہم لوگ ناراض ہو جائیں تو معافی دے دینی چاہیئے اور اگر دوسرا ناراض ہو جائے تو تب بھی معافی دے دینی چاہیئے اور دوسری جناب سپیکر صاحب، 16 تاریخ جو ہے وہ جو کہ ایک تاریک دن ہے ہمارے اس کے پی کے اے پی ایس کے حوالے سے، تو میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ اگر آنے والے دنوں میں ایک ایسی قرارداد لائی جائے کہ جس میں ہم فیڈرل گورنمنٹ سے یہ ریکویسٹ کریں کہ اس ڈے کو اگر نیشنل ڈے کے طور پہ منایا جائے تاکہ یہ بچے اور ان کے والدین اور وہ تمام شہداء جنہوں نے کہ پاکستان کیلئے قربانیاں دی ہیں، پاکستان کی بقاء کیلئے قربانیاں دی ہیں، ان کیلئے یہ ڈے جو ہے تو وہ ایک نیشنل ڈے کے طور پر ہم اس کو منائیں۔ تو یہ یہاں سے اگر قرارداد، اگر آپ یہاں سے ایک رولنگ دیں تو ہم آنے والے دنوں میں ایک قرارداد یہاں پہ جمع کروا دیں گے تاکہ اسمبلی اس کو پاس کرے اور اس کے بعد نیشنل اسمبلی اور سینیٹ بھی اس کو پاس کر کے ہم ان بچوں کی شہادت کو وہ خراج تحسین پیش کر سکیں۔ تھینک یو جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں ایک منٹ جی، یہ میں تو ایک بات ختم کروں، ایک ایشو، پلیز آپ Wait کریں تھوڑا۔ میں میڈیا کے اپنے بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اگر کہیں کسی لفظ پہ دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کو Expunge کرتا ہوں اور۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا صاحب، پلیز، لطف الرحمان مولانا!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ پرسوں پچھلے اسمبلی کے اجلاس میں منور خان صاحب نے ایک نکتہ اٹھایا تھا اس حوالے سے کہ ہماری کوریج یہاں پہ جو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے صحافی حضرات بیٹھے ہیں، ان سے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ ہماری کوریج نہیں آرہی ہے تو وہ بہتر انداز میں آنا چاہیئے، وہ ہماری بھی ریکویسٹ ہے لیکن اگر ہمارے صحافی برادران کو کوئی الفاظ ناگوار گزرے ہوں تو ہم اس پہ معذرت چاہتے ہیں کہ آج آئے ہیں تو میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، شکر گزار بھی ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ! (مداخلت) ایک منٹ، آپ، میڈم انیسہ! (مداخلت) آپ بیٹھ جائیں پلیز، میں نے اس کو فلور دیا ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms, Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour and Mineral Development): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I move that rule 124 may be suspended under rule 240 for me to bring this resolution.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please Madam! -----

رسمی کارروائی

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کرتا ہوں، نلوٹھا صاحب کو بھی ریکویسٹ کریں، ہم نے ایک جوائنٹ قرارداد دی ہے، اس میں وہ بھی شامل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: بہت آپ نے بہتر بات کی ہے۔ نلوٹھا صاحب! یہ انہوں نے ریکویسٹ کی ہے چونکہ ہم نے ایک متفقہ ریزولیوشن Adopt کی ہے۔ ہماری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ آپ، کیونکہ ہم اپنے صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں تو سب اپنے صوبے کیلئے بات کریں۔ نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک قرارداد واپڈا کے خلاف ایک دفعہ پہلے سکندر خان صاحب لائے تھے اور مسلم لیگ نون کی طرف سے میں نے اوپر دستخط کئے تھے، اگر سکندر خان صاحب یہ فلور کے اوپر کہہ دیں کہ میں نے جو قرارداد لائی تھی، وہ غلط تھی، یہ قرارداد صحیح ہے تو دوبارہ میں دستخط کر دیتا ہوں۔ میں نے اس سے پہلے اس پہ دستخط کئے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Basically یہ ہے، اس قرارداد میں صرف وہ Identify کیا گیا۔ سکندر خان! آپ نے جو ریزولیوشن پڑھ لی ہے، یہ میڈم پڑھ لے گی، اگر اس کے اوپر کوئی اعتراض ہے تو آپ پھر بات کر لیں۔

جناب سکندر حیات خان (وزیر آبپاشی): نہیں سر، نلوٹھا صاحب سے ہم ریکویسٹ یہ کریں گے کہ چونکہ وہ تو ایک اور Context میں تھی اور اس وقت دوسرا وہ تھا، ابھی اس کے بعد پھر ایک خدشات اٹھ رہے ہیں تو ان خدشات کو ختم کرنے کیلئے صرف ہم ادھر سے، اسمبلی سے ایک وہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ شاید اس میں کوئی حقیقت نہ ہو لیکن یہ ہے کہ وہ Once bitten twice shy والا مسئلہ ہے ہمارے ساتھ، پچھلے دوروں میں ایسا ہو چکا ہے کہ ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس حوالے سے ہم صرف صوبے کے حقوق کے تحفظ کیلئے ایک بات کو Reaffirm کرنا چاہتے ہیں تو اس وجہ سے ہم نلوٹھا صاحب کو ریکویسٹ کرتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ڈھائی سال میرے اس اسمبلی میں ہو گئے ہیں، اس حکومت میں آج تک جتنے صوبے کے ایشوز آئے ہیں، صوبے کے عوام کے مفاد کے اوپر کوئی بھی بات حکومت نے کی ہے تو میں نے بحیثیت پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے بھرپور اس کی حمایت کی ہے اور چاہے وہ لوڈشیڈنگ کا مسئلہ تھا، سی ایم صاحب نے کتنی دفعہ ہمیں وہاں پہ بلایا تو ہم نے بھرپور حمایت کی ہے اور صوبے کی رائلٹی کا مسئلہ تھا تو میں سی ایم صاحب اور تمام پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ وہاں پہ گیا ہوں اور بھرپور صوبے کے حقوق کی آواز وہاں پہ اٹھائی ہے۔ اس کے بعد جو آپ کی طرف سے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اقتصادی راہداری کے اوپر احسن اقبال صاحب سے میٹنگ رکھی تھی اور وہاں پہ میں آپ کے ساتھ تھا، تمام پارلیمانی لیڈرز وہاں پہ تھے، جو بریفنگ وہاں انہوں نے دی تھی تو میں نے اپنی جماعت کی طرف سے

کے پی کے مسلم لیگ کی طرف سے بھرپور یہ آواز اٹھائی تھی کہ یہ کے پی کے لوگوں کا حق ہے اور یہ ہم آپ سے لیں گے، وفاقی حکومت سے لیں گے۔ اس میں کوئی شک کی بات تو رہتی نہیں ہے جناب سپیکر صاحب! کہ میں کوئی، مسلم لیگ خیبر پختونخوا یقیناً بھرپور اس اقتصادی راہداری کی بھرپور حمایت کرتی ہے اور میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ جو اے پی سی کے اندر وزیر اعظم صاحب کی زیر صدارت جو اجلاس ہوا ہے، اس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں، اقتصادی راہداری کے اوپر کام شروع کرانے کے، میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور میں نے وہاں پر حمایت کی تھی۔ جناب سپیکر صاحب! پاکستان مسلم لیگ نون خیبر پختونخوا اس اقتصادی راہداری کی مخالف نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوہستان، بٹگرام، مانسہرہ، ہری پور، ایبٹ آباد اور اگر یہ چھ اضلاع خیبر پختونخوا کے اندر ہیں تو جناب سپیکر صاحب! میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یا تو ہزارہ ڈویژن کو آپ خیبر پختونخوا میں شمار نہ کریں، اگر آپ ہزارہ ڈویژن کو خیبر پختونخوا کے اندر شامل کرتے ہیں تو اس اقتصادی راہداری کا سب سے بڑا جو Flow آرہا ہے، یہ ایک ہزارہ ڈویژن کی طرف سے آرہا ہے اور حسن ابدال برہان تک اس کو جو پہلے ایکسپریس وے تھا، اب اس کو وزیر اعظم نے موٹروے کا اعلان کر دیا ہے اور چھ رویہ اس کو کرنے کا جو انہوں نے اعلان کیا ہے، تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کو بار بار قرارداد کو لا کے یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے یہ چیزیں، پھر بھی میں پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے مغربی روٹ جس کا فیصلہ اے پی سی کے اجلاس میں کیا گیا ہے، میں اس کا بھرپور مرکزی حکومت سے، وزیر اعظم پاکستان نواز شریف صاحب سے بھی مطالبہ کرتا ہوں اور انہوں نے عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفندیار ولی صاحب سے، یہ پچھلے دنوں آپ نے Statement پڑھی ہوگی، ان کے ساتھ ایک وعدہ کیا ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اقتصادی راہداری کو مغربی روٹ کی طرف سے لے جایا جائے گا اور اسی طرح دوسرے رہنماؤں کے ساتھ بھی۔ میں نے سپیکر صاحب! اس دن بریفنگ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کی تھی، سی ایم صاحب بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے یہ کہا تھا کہ یہ بریفنگ جو ڈاکٹر صاحب نے دی ہے، میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے صوبے کیلئے انہوں نے جو اتنی محنت کی ہے لیکن صوبائی حکومت کے کہنے پہ کیا این ایچ اے بریفنگ نہیں دے سکتی ہے؟ کیا جناب سپیکر صاحب! آپ این ایچ اے کو یہاں پہ طلب نہیں کر سکتے ہیں؟ ایک ریگولر محکمہ ہے اور ریگولر محکمہ آ کے اگر

تمام پارلیمانی لیڈرز کو اور اس ہاؤس کے تمام ممبران کو بریفنگ دے اور ڈاکٹر صاحب ہی جو اس دن جنہوں نے ہمیں بریفنگ دی ہے، وہ اس میٹنگ میں بیٹھے ہوئے ہوں، جہاں پہ وہ یہ سمجھیں اس بریفنگ میں کہ ہمارے صوبے کو کوئی نقصان ہو رہا ہے صنعتی زونز کے حوالے سے یا اقتصادی راہداری کے حوالے سے یا ریلوے لائن کے حوالے سے تو وہ وہاں پر Objection کریں اور کم از کم ہمارا ذہن کلیئر ہو جائے کہ کیا اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! میں ایک وضاحت کروں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! مجھے بات مکمل کرنے دیں، آپ نے مجھے فلور دیا ہے، جناب سپیکر صاحب، بار بار قراردادیں پاس کرنے سے میں نہیں سمجھتا کہ ہمارا یہ مسئلہ جو ہے، اس میں کوئی شک و شبے والی بات ان شاء اللہ نہیں ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اقتصادی راہداری، اقتصادی روٹ ہم مکمل کروائیں گے اس کام کو، تو پھر کیوں شک کیا جا رہا ہے ان کے اوپر؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک چیز کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بحیثیت وزیراعظم پاکستان ان کا یہ حق بنتا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں پھر آپ بے شک بات کر لیں۔ ایک تو یہ ہے کہ گزشتہ میٹنگ میں میں نے دو تین Decisions لئے تھے۔ اس میں ہم نے ایک Decision یہ لیا تھا کہ ہم ایک ریزولیوشن پاس کریں گے جو آج ابھی وہ کر رہے ہیں۔ دوسرا ہم نے یہ Decide کیا تھا کہ ہم China Ambassador کے ساتھ ملاقات کریں گے اور اس ملاقات کیلئے میں نے لیٹر بھیج دیا ہے اور اس میں میں نے اس کو Appreciate کیا ہے کہ ایک بہت اچھا منصوبہ ہے لیکن ہمارا صوبہ چاہتا ہے کہ اس سے Maximum ہم فائدہ اٹھائیں اور کیونکہ War on terror کی وجہ سے یہ صوبہ سب سے زیادہ متاثر ہے، تو ہم China Ambassador کے ساتھ بھی، ریکویسٹ میں نے بھیجی ہے اور پارلیمانی لیڈرز کی میٹنگ کریں گے اور میں نے این ایچ اے کو بھی لیٹر بھیجا ہے اور اس کے ساتھ بھی میٹنگ کیلئے میں نے ریکویسٹ بھیجی ہے اور اس کے علاوہ جو ہم نے یہ بھی Decide کیا تھا کہ جتنے بھی ہمارے مرکزی لیڈرز ہیں جن میں مولانا صاحب ہو گئے، اسفندیار ولی صاحب ہو گئے، سراج الحق

صاحب ہوگئے، آفتاب خان شیر پاؤ ہوگئے، گورنر صاحب ہوگئے، میں نے سب کو اپنی طرف سے ریکویسٹ بھیجی ہے، تو ہم سب کے ساتھ میٹنگ کریں گے، اس پہ سیاست کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے فیوچر کا مسئلہ ہے اور ہمیں فیوچر کی طرف دیکھنا ہے، کسی سکورنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ابھی جعفر شاہ صاحب اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد میں میڈم کو ریکویسٹ کروں گا کہ وہ باقاعدہ ریزولیوشن سامنے لائیں۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس طرح ہے کہ نلوٹھا صاحب نے ابھی بات کی اور نلوٹھا صاحب نے برملا کہا کہ وہ اس کو سپورٹ کرتے ہیں، جب سپورٹ کرتے ہیں، اس میں ہم یقین دہانی چاہتے ہیں کہ جو 28 مئی کو آل پارٹیز کانفرنس میں جو Decision ہوا تھا اس پہ من و عن عمل کیا جائے اور پھر جب اسفندیار ولی خان صاحب کے ساتھ پرائم منسٹر صاحب نے برملا کہا ہے کہ ہم مغربی روٹ پہ تمام Components کے ساتھ اس پہ شروع کریں گے، ہم مشکور ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم روٹ کے خلاف نہیں ہے، اس پہ تحریک التواء پہ بھی ہم کافی بحث کر چکے ہیں یہاں پہ۔ میری نلوٹھا صاحب سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ یہ یقین دہانی کیلئے ہے تاکہ ہم مزید یہ یقین دہانی ہو کہ جو ہمارے ساتھ انہوں نے وعدے کئے ہیں، اس کو یہ ایفاء کرلیں۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ آپ ویسے بھی مانتے ہیں۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر محنت و معدنیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو میڈم! آپ ریزولیوشن، چونکہ ہم نے Relax کردیا ہے، ریزولیوشن آپ پیش کریں۔

وزیر محنت و معدنیات: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ یہ ریزولیوشن میں باقاعدہ موؤ کروں، میں بھی ذرا آپ کی بات کو اور جس طرح میرے دیگر ساتھی ہیں معزز اراکین، میں ریکویسٹ کروں گی پی ایم ایل این کے پارلیمانی لیڈر سے، انہوں نے خود ابھی آن دی فلور آف دی ہاؤس کہا کہ وہ اس بات کے ساتھ نہ صرف یہ کہ مکمل سپورٹ کرتے ہیں، اس سے پہلے کہ ریزولیوشن کو انہوں نے برملا سپورٹ کیا ہوا ہے اور اب جب ہم یہ ریزولیوشن (پیش) کر رہے ہیں تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اب ہم ان کو Categorically یہ بتا رہے ہیں کہ اگر وفاقی حکومت اس بات کی داعی ہے کہ وہ پہلا جو ہے مغربی روٹ ہی بننا ہے 28 مئی 2015 کے فیصلے کے مطابق، تو یہ یہ اس کے Indicators ہیں اور یہ Simple سی چیز ہے، اگر یہاں سے

ایک متفقہ قرارداد جائے گی تو وفاقی حکومت پہ اس کا اثر اور ہو گا لیکن اگر یہ کسی بھی وجہ سے متفقہ نہ ہوئی تو اس کا اثر پھر Different ہو گا اور ہمارا قطعاً یہ پروگرام نہیں ہے۔ یہ پہلی والی قرارداد کے ساتھ صرف یہ اس کے نکات جو ہیں، میں جب پڑھوں گی تو آپ کو بتاؤں گی کہ اس کے چند نکات ہیں کہ اگر وفاقی حکومت اس بات کا اظہار کر چکی ہے کہ وہ مغربی روٹ پر کام کر رہی ہے تو ہمارا مقصد ہے کہ پھر ہمیں یہ یقین دہانیاں اس صوبے کو ہو جائیں کہ اگر وہ ہے تو وہ جو موٹروے ہے، وہ چھ لین کی ہونی چاہیئے جو کہ کاریڈور کی نشانی ہے۔ اگر وہ ہے تو پھر وہ جو پائپ لائن، بجلی، آپٹک فائبر، ایل این جی اور ٹرانسمشن لائنز ہیں، وہ اس روٹ پہ بننی چاہئیں۔ ان کے پروگرام بجٹ میں آجانا چاہیئے اور اگر یہ ہے تو جو Monographic study ہے اس چائنا پاک اکنامک کاریڈور میں، اس کو بھی پبلک کیا جائے۔ تو ہم نے تو وہی چیزیں ہیں جو کہ میرا خیال ہے اس وقت ایسی کوئی چیز ہے نہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں شفافیت ہو سامنے، اور پھر ساتھ ہی کہ جو ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز چائنا کے ساتھ Set ہو رہے ہیں، وہ اس روٹ پر بھی Set کئے جائیں تاکہ ہمیں یہ یقین دہانی ہو کہ ہمارے جو انڈسٹریل پارکس بنیں گے یہاں پر یا یہاں پر جو دیگر پلانز ہیں، وہ بن سکیں گے۔ اگر تو وہ کہتی رہے وفاقی حکومت، اور کام دوسرے ایسٹرن روٹ پر چل رہا ہے تو پھر تو اگر ہم چاہیں بھی تو یہ چیزیں یہاں نہیں بن سکتیں، اس کیلئے یہ قرارداد دینا اور یہ فیصلہ ہوا تھا۔ تو میں ایک دفعہ ریکویسٹ کروں گی جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب سے کہ وہ ضرور اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا لطف الرحمان صاحب!

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! یہ جو قرارداد لائی جا رہی ہے اور ہم نے اس قرارداد کو متفقہ طور پر اس کو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور دراصل مختلف اس حوالے سے میٹنگز بھی ہوئی ہیں اور غالباً 28 تاریخ کو آل پارٹیز کانفرنس جب ہوئی تھی تو اس آل پارٹیز کانفرنس میں پاکستان کے وزیراعظم میاں نواز شریف صاحب نے جو الفاظ ادا کئے تھے اور جو وہاں پر ایک Commitment کی تھی، ہم چاہتے ہیں کہ اسی Commitment کی بنیاد پر ہماری یہ راہداری بنے اور جیسے انیسہ زیب صاحبہ نے کہا ہے کہ راہداری کا مطلب صرف روڈ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ وہ سارے لوازمات ہیں کہ جو آگے چل کر ہمیں سپورٹ کریں گے، اکنامک کاریڈور کو، یعنی اکنامک کاریڈور ایک

Multiple sector کے وہ پراجیکٹس ہیں کہ جس کو ہم نے پاکستان میں بنانے ہیں۔ اس میں انڈسٹریل پارکس بھی ہیں، اس میں ریلوے بھی ہے، اس میں آپٹک فائبر بھی ہے، اس میں چائنا کے ساتھ Data connect کرنا ہے اور سیکورٹی کے حوالے سے اور اس کے علاوہ بجلی بھی، اس پر جو ٹرانسمشن لائن جائے گی، وہ ایک منٹ کیلئے بھی بجلی جو ہے اس روٹ پر بریک نہیں ہو گی۔ تو یہ ساری چیزیں اس کے ساتھ ہیں کہ اگر یہ سب کچھ اس راہداری کو ملے، اس روٹ کو ملے تو تب ہی اس کو اکنامک کاریڈور کہا جائے گا اور اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے جو بیانات آرہے ہیں یا ٹاک شوز ہو رہے ہیں ٹی وی پر، جو کچھ بھی چل رہا ہے تو تھوڑے سے اس میں شکوک وشبہات پیدا ہوئے ہیں، وہ باتیں تھوڑی سی مبہم ہوگئی ہیں، تو ہم چاہتے ہیں چونکہ یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے اور ہمارا صوبہ دہشتگردی اور اس وقت جن حالات سے ہمارا صوبہ گزر چکا ہے یا گزر رہا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ اس ایریا میں Maximum جس طرح سپیکر صاحب نے فرمایا، یہ نہیں کہ وہ چھ اضلاع ہیں، تو ہمارا صوبہ ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ مزید اس میں اضافہ ہو اور جتنا فائدہ ہم اس صوبے کیلئے اٹھا سکتے ہیں، اس سے اٹھائیں اور وہ حالات جو، جو محروم رہے ہیں علاقے اور اس موجودہ صورتحال کی وجہ سے جو ہمارے علاقے متاثر ہوئے ہیں، اگر ہم ان علاقوں کو ڈیویلپ کریں گے تو آگے چل کر ہم وہ جو اثرات ہیں اس علاقے پر، متاثرہ علاقے ہیں اور دہشتگردی کی وجہ سے یا جو بھی وجوہات اس کی، اس سے جو علاقے متاثر ہوئے ہیں، وہ ایک بہتر ہم ایک مستقبل دے سکیں گے اور بہتری کی طرف جناب سپیکر! ہم لے جا سکیں گے۔ تو میری بھی نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری جو یہ ایک قرارداد آئے جناب سپیکر! تو ایک اتفاق سے اور یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور صوبے کے مسئلے میں ہم سب سپورٹ کرتے ہیں تو بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب اور اس کے بعد محمد علی شاہ باچا! آپ بھی دو باتیں کریں۔ سکندر خان! یہ ایشو ہے تاکہ اور بھی Highlight ہو جائے اور یہ اس طرف سے بھی کوئی بات کرنا چاہے۔ جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ اقتصادی، پاک چائنا اقتصادی راہداری ہے لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہے اور جو چیزیں اس دن میں نے بریفنگ میں سنی ہیں تو یہ 46 ارب ڈالر کا منصوبہ ہے جناب سپیکر صاحب! اور پاکستان کیلئے یہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میری

معلومات کے مطابق دنیا کی 25% جو تجارت ہے، وہ اس اقتصادی راہداری کے اوپر ہو گی اور میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! اگر اس کو کوئی بھی سیاسی پارٹی متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے یا کرے گی تو اس ملک کا بہت بڑا نقصان کرے گی۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ اگر ہم لوڈشیڈنگ کے اوپر جب بھی سی ایم صاحب ہمیں بلاتے رہے ہیں، ہم بھرپور، میں نے صوبائی حکومت کی حمایت کی ہے، رائلٹی کا مسئلہ تھا تو سب سے آگے مولانا صاحب، لطف الرحمان صاحب، باچاجی اور ہم وہاں پر گئے ہیں، صوبے کے حقوق کیلئے گئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتیں جو اس ایوان میں بیٹھی ہیں، ہمارے سارے قائدین اسلام آباد میں بیٹھتے ہیں اور تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی قومی اسمبلی کے اندر موجود ہے ماشاء اللہ، سینیٹ کے اندر موجود ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے زیادہ اس صوبے کے اس، مجھ سے کم اس صوبے کے جو ہیں وہ حمایتی ہیں یا صوبے کے ساتھ کم محبت رکھتے ہیں، ہم سے زیادہ ان کے اوپر ذمہ داری ہے۔ اگر وہ ذرا بھی اس میں دیکھیں مولانا فضل الرحمان صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے سب سے زیادہ حقوق کا تحفظ جو کر رہا ہے، اس وقت قومی اسمبلی کے اندر، وہ مولانا فضل الرحمان صاحب ہیں، اسفندیار ولی خان صاحب ہیں اور شیر پاؤ خان صاحب ہیں اور تحریک انصاف کے قائد ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، جماعت اسلامی کے قائد ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، مسلم لیگ کی تو وہاں پر اگر حکومت ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ اگر کوئی سوچ رہا ہے کہ مسلم لیگ صرف پنجاب کی پارٹی ہے تو وہ غلط فہمی میں ہے، مسلم لیگ چاروں صوبوں کی پارٹی ہے اور ان شاءاللہ نواز شریف، میں نے اس دن بھی کہا تھا چاروں صوبوں کی آواز، میاں نواز میاں نواز میاں نواز۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! آپ بات، محمد علی شاہ باچا۔ شہرام خان!

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ پلیز ایک دومنٹ بات کرلیں، سکندر خان پھر ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! په دې باندې کافی ډسکشن شوے دے جی۔ زمونږه د زړه آواز چې کوم دے زما په خیال په دې قرارداد کښې دے نو زما په خیال چې که انیسه بی بی ته تاسو اجازت ورکړئ نو هغه به پوره پوائنټس۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ میڈم! قرارداد پاس کرالیں گے، اس کے بعد سکندر خان، شہرام خان ایک دو بات کر لیں گے۔ جی میڈم!

قرارداد

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Labour and Mineral Development): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, this resolution has been signed by, apart from myself, Syed Imtiaz Shahid Qureshi, Law Minister, the Leader of Opposition, Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib, Haji Habib-ur-Rehman from JI, Muhammad Ali Shah Sahib, Mr. Muhammad Ali Shah, Mr. Syed Jafar Shah, Mr.Yaseen Khalil and Abdul Munim Khan, and okay---

Mr. Speaker: Sardar---

Minister for Labour and Mineral Development: And Arbab Akbar Hayat Khan from PK-08.

(Applause)

Minister for Labour and Mineral Development: I am grateful, I am grateful. And now,

"this Assembly whole-heartedly supports the fortune changer project of China Pakistan Economic Corridor (CPEC);

This Assembly believes that the dispute of the route of China Pakistan Economic Corridor was amicably resolved in the All Parties Conference on 28th May, 2015. Unluckily, subsequent map of the route of Corridor issued by the Planning Commission and the allocation of funds in the Federal and CPEC budgets, prima facie, transpires that the consensus achieved on 28th May has not been implemented in letter and spirit, therefore;

this Assembly resolves that:

1. Work on the six-lane motorway must start on the western route immediately as per decision on 28th May 2015;

2. China Pakistan Economic Corridor along with all its components such as railway, oil and gas pipeline, fiber optic cable, energy projects of electricity, LNG and transmission lines on the western route may be included. It is obvious that the industrial parks and trade zones will only be possible if we get the above components of China Pak Economic Corridor;

3. Monographic study on highways of CPEC should be made a public document. Similarly, the agreements between Pakistan and China should also be made public;

4. Absolute transparency in the fortune changer project of CPEC should be made;

5. Technical Training Centers must be established on the same routes for required training." Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of Friday, 18th December, 2015.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 18 دسمبر 2015ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)